ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10 اگست 1964

جگن خان

بنامِ

سٹیٹ آف پردیش

(کے سبا راؤ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

فوجداری قانون- زہریلی دوا- ممکنہ اثرات کا مطالعہ کیے بغیر نسخہ- تیز رفتاری اور لاپرواہی کا کام-تعزیرات ہند، 1860 (1860 کا 45) دفعہ 304A۔

ایک پمفلٹ سے متاثر ہو کر کہ اپیل کنندہ، جو ایک رجسٹرڈ ہومیوپیتھک میڈیکل پریکٹیشنر ہے، نے نارو (گنی ورم) کا علاج کیا، ایک D اپیل کنندہ کے کلینک میں گیا۔ درخواست گزار نے D کا معائنہ کیا اور اسٹرامونیم کے 24 قطرے اور دھتورا کا ایک پتہ دیا۔ دوا لینے کے بعد D بے چین اور بیمار محسوس کرنے لگا، مختلف اینٹی ڈوٹس دی گئیں لیکن اسے راحت نہیں ملی۔ اس نے دو بار قے کی لیکن قے کو محفوظ نہیں کیا گیا اور جانچ کے لئے بھیج دیا گیا۔ آخر کار شام کو وہ مر گیا۔ پوسٹ مارٹم سرجن نے بتایا کہ کیمیائی تجزیے کا نتیجہ آنے کے بعد ہی موت کی وجہ کا پتہ چل سکے گا اور انہوں نے معدے کو اس کے مواد اور جگر، تلی اور گردے کے ٹکڑوں کے ساتھ کیمیائی معائنہ کار کو بھیج دیا۔ کیمیکل ایگزامنر نے بتایا کہ ان میں سے کسی بھی چیز میں زہر کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ درخواست گزار کی دلیل کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ دھتورا زہر دینے سے ہونے والی موت کو نیچے دونوں عدالتوں نے منفی قرار دیا تھا، اور ہائی کورٹ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت اس کی سزا کی توثیق کی تھی۔
خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر

حکم ہوا: (ا) حقائق کی بنیاد پر مندرجہ ذیل عدالتوں کا یہ نتیجہ غلط نہیں کہا جا سکتا کہ موت دھتورا زہر کا نتیجہ تھی۔ (16D) (ii) اپیل کنندہ تعزیرات ہند کی دفعہ 304A کے تحت

قصور وار تھا۔ حقائق کی بنیاد پر تعزیرات ہند کی دفعہ 299 کا اطلاق نہیں ہوتا اور اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت الزامات سے بری کیا جانا چاہیے۔[19C]

ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے پوری طرح سے مطالعہ کیے بغیر دوا تجویز کی کہ اسٹرامونیم کے 24 قطرے اور دھتورا کے ایک پتہ دینے کا کیا اثر ہوگا۔ زہریلی دوائیں ان کے ممکنہ اثرات کا مطالعہ کیے بغیر تجویز کرنا ایک تیز اور لاپرواہی کا عمل ہے۔(18H)

جان اونی اکیر لے بمقابلہ دی کنگ اے آئی آر 1943ء 72PC ء میں ممتاز شدہ۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار: سال 1962 کی فوجداری اپیل نمبری 171۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ اندور بینچ کے 10 مئی 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل سال 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 344 میں کی گئی ہے۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس موہن کمار منگلم، ایم کے رام مورتی، آر کے گرگ، ڈی پی سنگھ اور ایس سی اگروال شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے ائی این شروف۔

عدالت کا فیصلہ اس نے سنایا

سیکری جسٹس: مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے جس میں دفعہ 302، آئی پی سی کے تحت اپیل کنندہ کی سزا اور سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔

استغاثہ کا معاملہ، مختصر طور پر، جسے سیشن جج اور ہائی کورٹ دونوں نے قبول کر لیا ہے، درج ذیل ہے۔ درخواست گزار مدھیہ پردیش ہومیو پیتھک اور بائیوکیمک پریکٹیشنرز ایکٹ (مدھیہ پردیش ایکٹ 26 آف 1951) کے تحت رجسٹرڈ ہومیو پیتھک میڈیکل پریکٹیشنر ہے۔

تقریبا مئی 1960 میں، انہوں نے آکوڈیا منڈی میں رہنا اور پریکٹس کرنا شروع کیا۔ اس نے ایک پمفلٹ جاری کیا جس میں اشتہار دیا گیا تھا کہ، دیگر چیزوں کے علاوہ، اس نے نارو (گنی کیڑے) کا علاج کیا۔ اس سے متاثر ہو کر، تقریبا 20 سال کی محترمہ دیوبی، جو

چھ ہفتوں سے گنی کیڑے میں مبتلا تھیں، اپنے چچا چیسا جی (گواہ استغاثہ 3)، ماں دریاو بائی (گواہ استغاثہ 4) اور خالہ گلاب بائی (گواہ استغاثہ 6) کے ساتھ 30 مئی، 1961 کو صبح 8 بجے اپیل گزار کے کلینک گئیں۔ درخواست گزار نے اس کا معائنہ کیا اور ماں کے ٹنچر اسٹرامونیم کے 24 قطرے اور دھتورا کے ایک پتے دیئے۔ یہ دوا لینے کے بعد وہ بے چین اور بیمار محسوس کرنے لگی۔ مختلف اینٹی ڈوٹس دیئے گئے لیکن انہیں راحت نہیں ملی۔ اس نے دو بار قے کی لیکن قے کو محفوظ نہیں کیا گیا اور جانچ کے لئے کیمیکل ایگزامنر کے پاس بھیج دیا گیا۔ آخر کار شام 5 بجے اس کی موت ہوگئی۔

ڈاکٹر پٹوڈیا (گواہ استغاثہ 7) نے 31 مئی 1961 کو پوسٹ مارٹم کیا اور بتایا کہ کیمیائی تجزیے کا نتیجہ موصول ہونے کے بعد ہی موت کی وجہ کا پتہ چل سکے گا۔ انہوں نے کیمیکل ایگزامنر کو معدے کے اجزاء اور جگر، تلی اور گردے کے ٹکڑوں کے ساتھ بھیجا۔ تاہم کیمیکل ایگزامنر نے بتایا کہ ان میں سے کسی بھی چیز میں زہر کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ یہ درخواست گزار کے وکیل کے ذریعہ ضبط کیا گیا ہے اور اس نے زور دیا ہے کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ موت دھتورا زہر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے اس کے خلاف فیصلہ سنایا ہے۔ انہوں نے مزید زور دے کر کہا کہ جو کچھ دیا گیا تھا وہ مہلک خوراک نہیں تھی اور انہوں نے فاضل سیشن جج کی جانب سے پتے میں زہر کے مواد کے بارے میں کئے گئے حساب کو سنجیدگی سے چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے مندرجہ ذیل عدالتوں کے اس نتائج کو بھی چیلنج کیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مرنے والے کو دھتورا کے پتے اور 24 قطرے اسٹرامونیم پلائے گئے تھے۔ ان کی آخری دلیل یہ ہے کہ حقائق کے مطابق یہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قتل کا معاملہ نہیں تھا، بلکہ دفعہ 304A، آئی پی سی کے تحت جرم تھا۔

ہم نے شواہد کا جائزہ لیا ہے لیکن ہم یہ کہنے سے قاصر ہیں کہ عدالتوں کی جانب سے 24 قطرے اسٹریمونیم اور ایک پتے کے استعمال کے بارے میں مشترکہ فیصلہ واضح طور پر غلط ہے۔ انہوں نے متوفی کے چچا چیسا جی کے ثبوت، P14، اپیل کنندہ کے ذریعہ رکھے گئے

مریضوں کا ایک رجسٹر، P10، اپیل کنندہ کے ذریعہ لکھا گیا نسخہ، اور شیام سوروپ مشرا، گواہ استغاثہ 14 کے ثبوت، جنہوں نے اپیل کنندہ کی لکھائی کو تسلیم کیا تھا، کے ثبوت پر بھروسہ کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ مندرجہ بالا ثبوتوں پر بھروسہ کرنے میں صحیح تھے۔

ہماری یہ رائے بھی ہے کہ مندرجہ ذیل عدالتوں نے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں صحیح کہا تھا کہ موت زہر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر پٹوڈیا یہ نہیں بتا سکیں کہ ان کی موت کس زہر کی وجہ سے ہوئی۔ لیکن وہ کہہ سکتا تھا کہ موت کسی ایسی چیز کی وجہ سے ہوئی ہے جو جلن کی وجہ سے تھی، اور یہ دھتورا یا بیلا ڈونا یا کسی اور زہر کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ چپسا جی، گواہ استغاثہ 3 کے مطابق، متوفی ایک صحت مند خاتون تھی، اور کلینک پہنچنے سے پہلے اس نے کوئی دوسری دوا نہیں لی تھی۔ وہ صبح 9 بجے سے لے کر مرنے تک کلینک میں تھیں۔ انہوں نے اینٹی ڈوٹس کے علاوہ جو واحد دوا لی، وہ تھی جو دی گئی تھی، یعنی 24 قطرے اسٹرا مونیم اور ایک دھتورا پتہ۔ وہ ان چیزوں کو لینے کے فورا بعد بے چین اور بیمار محسوس کرنے لگی۔ ان حقائق کی بنیاد پر مندرجہ ذیل عدالتوں کا یہ نتیجہ کہ موت دھتورا زہر کا نتیجہ تھی، غلط نہیں کہا جا سکتا۔

واحد سوال جو باقی رہ گیا ہے وہ اپیل کنندہ کے ذریعہ کیے گئے جرم کی نوعیت کے بارے میں ہے۔ کیا انہیں دفعہ 302 یا دفعہ 304A، آئی پی سی کے تحت سزا ملنی چاہیے؟ ہماری رائے میں درخواست گزار کو دفعہ 304A کے تحت قصوروار ٹھہرایا جانا چاہیے نہ کہ دفعہ 302، آئی پی سی کے تحت۔

ڈاکٹر چودھری، گواہ استغاثہ 17، جو ایک رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر ہیں، نے اپنے ثبوت کے دوران کہا:

"میڈیکل جورس پروڈنس کے مصنف ڈاکٹر مودی کی رائے میں دھاتورا کے 20 سے 20½ دانے کی خوراک مہلک ہے اور ڈاکٹر ٹیلر کے مطابق اس کے تقریبا 16 دانے مہلک خوراک ہیں۔ لہٰذا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھی مریض کو 6 انچ لمبائی اور 4 انچ چوڑائی کا تازہ پتا اور 24 قطرے اسٹریمونیم مدر ٹنچر دیا جائے تو دونوں کے جوڑوں کا اثر جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے اور اگر اس بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ مریض کو الرجی ہے اور

اسٹریمونیم کے لیے مخصوص ہے تو ایسی خوراک جان لیوا ثابت ہوگی۔"

اس بات کا تعین کرنے کے لئے فاضل سیشن جج کے ذریعہ اس پر انحصار کیا جاتا ہے کہ مہلک خوراک کیا ہوگی۔ تاہم ہم نے مودی کے میڈیکل فقہ اور ٹاکسیکولوجی (14 ویں جلد) اور ٹیلر کے اصول اور طبی فقہ کے پریکٹس (11 ویں جلد) کو دیکھا ہے لیکن وہ بالکل نہیں بتاتے کہ ڈاکٹر چودھری نے کیا خیال کیا تھا۔ مودی صفحہ نمبر 713 پر لکھتے ہیں:

"مہلک خوراک--- غیر یقینی . چھ آدمیوں کو آٹے کے ساتھ ملا کر چار داتورا پھل دیئے گئے، جن میں سے چار کی موت ہوگئی۔ ایک پکے ہوئے پھل کا وزن اوسطاً 2 ڈرچم ہوتا ہے، اور اس میں بیج ہوتے ہیں جن کا وزن تقریباً 1½ ڈرچم ہوتا ہے۔ ایک سوخشک دتورا بیجوں کا وزن 20 سے 20½ دانے ہوتا ہے۔ داتورا اسٹرامونیم کے 125 بیجوں کا کاڑھا ایک خاتون کے لیے جان لیوا ثابت ہوا ہے۔"

ٹیلر کے مطابق (صفحہ 551، جلد دوم):

"زہریلا پن اور مہلک خوراک . فعال اصول، ہیوسین، ایٹروپین اور ہیوسیامین کا مرکب، انتہائی زہریلا ہے، اور چونکہ پودے میں تقریبا 1 فیصد الکلائڈز ہوتے ہیں، لہذا اسے انتہائی خطرناک سمجھا جانا چاہئے۔ بیج انتہائی زہریلے ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں پودے کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں الکلائڈز کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔ موت واقع ہوسکتی ہے اگرچہ پورے بیج خارج ہوجاتے ہیں۔

2 سال کے ایک بچے نے 16 دانے وزنی اسٹرامونیم کے تقریبا 100 بیج نگل لیے۔ معمول کی علامات ایک گھنٹے میں ظاہر ہوئیں، اور بچہ 24 گھنٹوں میں مرگیا، حالانکہ بیس بیج قے سے اور 80 بیجوں کو صاف کرنے سے خارج کیا گیا تھا . زندگی کو تباہ کرنے کے لئے کافی الکلائڈ پورے بیجوں سے جذب کیا گیا تھا اور خون میں لے جایا گیا تھا.

اوسنابرک میں مقدمے کا موضوع بننے والے ایک کیس میں ایک خاتون نے اپنی ماں کو کانٹے دار سیب کے زخم والے بیجوں کا کاڑھا دیا، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ ان میں سے تقریبا 125 بیج تھے۔ وہ بہت جلد بے چین ہوگئی، اس نے اپنے بازو ادھر ادھر

پھینکے اور بے ساختہ بات کی۔ وہ 7 گھنٹے میں مرگئی" .

ڈاکٹر پٹوڈیا (گواہ استغاثہ 7) یقینی طور پر یہ نہیں بتا سکے کہ ٹنچر اسٹرامونیم کی کون سی خوراک زندگی کے لئے کافی مہلک ہونی چاہئے۔ لیکن انہوں نے مزید کہا کہ آدھا اونس ٹنچر اسٹرامونیم، جو عام ادویاتی خوراک (جسے انہوں نے 10 سے 30 قطرے لگایا) سے کافی زیادہ ہے، موت کا سبب بننے کے لئے کافی ہوگا۔

اس مواد پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اپیل کنندہ نے جو تجویز کیا تھا وہ لازمی طور پر مہلک خوراک تھی۔ مزید برآں سیشن جج کا یہ نتیجہ کہ پتے کا وزن 40 دانے اور زہر کی مقدار 15 دانے ہوگی، کسی بھی ٹھوس بنیاد پر آگے نہیں بڑھتا۔ جیسا جی نے پتے کو ایک بڑا بتایا لیکن یہ سبز اور تازہ تھا۔ لکشمی نارائن ویدیا، گواہ استغاثہ 13، نے سب سے بڑے پتے کی طول وعرض کو 7 انچ کی لمبائی اور ½3 انچ چوڑائی کے طور پر بتایا، جس میں کھاد کا استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر چودھری، گواہ استغاثہ 17 نے کہا کہ "مفروضے کی بنیاد پر اگر دھتورا کا ایک تازہ پتہ لمبائی میں 6 انچ اور چوڑائی میں 4 انچ ہو اور وزن میں 40 دانے ہو، تو اس میں 27 دانے نمی اور 13 دانے ٹھوس اسٹرامونیم یعنی زہر ہوگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس فرضی ثبوت پر بھروسہ نہیں کیا جانا چاہئے تھا تا کہ پتے میں ٹھوس اسٹرامونیم کے مواد کو روکا جا سکے جو مبینہ طور پر متوفی کو دیا گیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پتے کے زہریلے مواد کو تسلی بخش طور پر ثابت نہیں کیا گیا ہے اور اگر ایسا ہے تو استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ متوفی کو دی گئی خوراک لازمی طور پر مہلک تھی۔ مزید برآں، ڈاکٹر چودھری نے کہا کہ ان کے علم میں یہ بات نہیں آئی ہے کہ کسی بھی ہومیو پیتھک نظام طب میں اسٹرامونیم مدر ٹنچر یا اسٹرامونیم پوٹینائزڈ شکل میں یا گنی کیڑے کے علاج کے لئے دھتورا کا سبز پتہ نہیں دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر آر کے سنگھ، گواہ استغاثہ 16 کے مطابق، غیر ملکی لاشوں کو نکالنے کے لئے ماں ٹنچر اسٹرامونیم دیا جا سکتا ہے، حالانکہ ہومیو پیتھی کے ماٹیریا میڈیکا میں یہ خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ اسے گنی کیڑے کے علاج کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے . لیکن یہ یاد رکھا جائے گا کہ اس نظام میں علاج علامات سے ہوتا ہے .

ان حقائق کی بنیاد پر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 299، آئی پی سی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ نہیں مانا جا سکتا کہ اپیل کنندہ نے اس علم کے ساتھ اسٹرامونیم کے قطرے اور دھتورا کے پتے لگائے تھے کہ وہ اس طرح کے عمل سے مرنے والے کی موت کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے مطابق، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو دفعہ 302 کے تحت الزام سے بری کیا جانا چاہیئے۔

درخواست گزار پر متبادل کے طور پر دفعہ 304A کے تحت فرد جرم عائد کی گئی تھی۔ درخواست گزار کے وکیل نے زور دیا کہ دفعہ 304A کے اجزاء کو اس حد تک ثابت نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ جلد بازی یا لاپرواہی کا کام نہیں تھا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اسٹرامونیم اور دھتورا کے پتے زہریلے ہوتے ہیں۔ اپیل کنندہ کو ہومیوپیتھ کے طور پر رجسٹر کیا گیا تھا، اور ہومیوپیتھی میں دھتورا پتے کو اس طرح کبھی نہیں دیا جاتا ہے۔ یہ بات وہ خود تسلیم کرتا ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد کے مطابق، کسی بھی دوا کے نظام میں، شاید آیورویدک نظام کے علاوہ، دھاتورا کے پتے کو گنی کیڑوں کے علاج کے طور پر نہیں دیا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایپلنٹ نے اچھی طرح سے مطالعہ کیے بغیر دوا تجویز کی کہ اسٹرامونیم کے 24 قطرے اور دھتورا کے ایک پتے دینے کا کیا اثر ہوگا۔ زہریلی دوائیں ان کے ممکنہ اثرات کا مطالعہ کیے بغیر تجویز کرنا ایک تیز اور لاپرواہی کا عمل ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ہماری توجہ مغربی افریقہ کی اپیل میں پریوی کونسل کے فیصلے جان اونی اکیرلے بمقابلہ دی کنگ کے معاملے کی طرف مبذول کرائی ہے۔ لیکن یہ فیصلہ مکمل طور پر مختلف ہے۔ اس معاملے میں ڈاکٹر باقاعدہ طور پر اہل طبی معالج تھا اور اس نے سوبیٹا کا ایک انجکشن دیا تھا، جس میں سوڈیم بسمتھ ٹارٹریٹ شامل تھا۔ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ڈاکٹر نے مناسب خوراک سے زیادہ مضبوط خوراک دی تھی۔ حقائق کی بنیاد پر ان کی حاکمیت اس نتیجے پر پہنچی کہ مجرمانہ غفلت ثابت نہیں ہوئی۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ ان کے لارڈز نے مشاہدہ کیا ہے، کہ اپنے پیشے کے دوران کام کرنے والے پیشہ ور شخص پر مجرمانہ غفلت کا الزام لگانے سے پہلے احتیاط برتنی چاہیئے، لیکن یہ دیکھ بھال کرنے کے باوجود

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ جلد بازی اور لاپرواہی کے کام کا قصوروار تھا۔ اس کے مطابق، ہم سمجھتے ہیں کہ وہ دفعہ 304A، آئی پی سی کے تحت قصوروار ہے۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ کی دفعہ 302، آئی پی سی کے تحت سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اسے دفعہ 304A کے تحت قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے اور 2 سال قید بامشقت کی سزا سنائی جاتی ہے۔

سزائے جرم بدلا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document